سلسلہ اشاعت قرآن حیدرآباد دکن

پھول کھلے اور کلیاں مہکیں غنچے چٹکے چڑیاں چہکیں
بادِ سحر نے گُل ہیں کھلائے گلشن دہکا روشیں لہکیں
رحمت کی گھٹائیں زور پہ آئیں خلقِ خدا پر یکساں برسیں
نیند سے بہتر یادِ خدا ہے سونے کا اب یہ وقت نہیں

عہد کا دعویٰ تجھ کو اگر ہے حق کی عبادت کرنی ہے
اُٹھ بندے خدا کے صبح ہوئی قرآں کی تلاوت کرنی ہے

سونے ہی والے کھوتے ہیں جاگنے والے پاتے ہیں
جاگو جاگو جاگو کا نوری شور مچاتے ہیں

رحمت کے فرشتے آتے ہیں جنت کی بہاریں لاتے ہیں
نورِ سحر کے پیارے سماں ہیں حصے سب کے آتے ہیں

عبد کا دعویٰ تجھ کو اگر ہے حق کی عبادت کرنی ہے
اُٹھ بندے خدا کے صبح ہوئی قرآں کی تلاوت کرنی ہے

نیند سے اٹھنا زندہ ادا ہے جاگتے رہنا شانِ خدا ہے
ایک مرض ہے ایک شفا ہے ایک فنا ہے ایک بقا ہے
نامِ خدا کیا نامِ خدا ہے جان ہے ہماری اس پہ فدا ہے
گونج اُٹھی ہیں مسجدیں ساری دیکھنا کیسی پیاری صدا ہے

عبد کا دعویٰ تجھ کو اگر ہے حق کی عبادت کرنی ہے
اُٹھ بندے خدا کے صبح ہوئی قرآں کی تلاوت کرنی ہے

بندۂ خدا
ابو محمد مصلح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قرآن کی فضیلت

قرآنِ حکیم

یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا
فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ
وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ رکوع ۶ سورہ یونس

"اے بنی نوع انسان تمہارے واسطے تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو بیماریاں ہیں ان کے لئے شفا ہے۔ اور ایمان والوں کے لئے رحمت ہے"۔

آپ کہہ دیجئے کہ تو لوگوں کو خدا کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہئے وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو جمع کر رہے ہیں"۔

قرآن مجید کے فضائل قرآن مجید میں خدا نے قرآن کی زبانی خود بھی بیان ہوئے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ اس کے بعد اچیز انسانوں کی بیان کردہ تعریفیں کس لئے بیان کی جائیں اور درحقیقت اُن کا وزن اور مرتبہ کیا باقی رہجاتا ہے جس کے لئے وقت

صرف کیا جائے مگر کیا کیجے کہ مجبوراً آسمان سے زمین پر اترنا پڑتا ہے اور جو نہیں کرنا چاہئے تھا وہ کرنا پڑتا ہے۔

آیاتِ شریف میں جو نصیحت کے موتی بکھیرے گئے ہیں اور جو حقائق کے دریا بہائے گئے ہیں اُس میں سب سے پہلی چیز عمومی مخاطبت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید وہ سمندر ہے جو عام فیض بخشی اور عام سیرابی کے لئے ہے اور بقدر ظرف و وصلہ جس کا جتنا جی چاہے اِس نعمتِ عظمیٰ سے مالا مال ہو لے۔

جس طرح زمین اور زمین کی پیداوار سب کے لئے ہے، جس طرح آسمان اور آسمان کے فیوض سب کے لئے ہیں، جس طرح پانی برستا ہے تو مخلوق کے ہر حصہ کے لئے زندگی کا سامان فراہم کرتا ہے اور جس طرح آفتاب عالمتاب کی ضیا پاشیاں عام ہیں اسی طرح مہربان خدا کا خاص انعام قرآن مجید بھی بلا استثنا و بلا تفریق و بلا امتیاز ابیض و اسود احمر و اصفر اعلیٰ و ادنیٰ سب کے لئے ہے۔ موعظت ہے، شفا ہے، ہدایت ہے اور رحمت ہے۔ پس جب کہ متعدد بار کہہ چکا ہوں اور ابھی معلوم نہیں کتنی مرتبہ اور بھی کہنا پڑیگا کہ اس فرض کی انجام دہی مسلمانوں کے ذمہ تھی کہ نوعِ انسان کے ایک ایک فرد تک اللہ کے اس آخری پیغام کو پہنچانے کے لئے وقف ہوتے۔ زمین کے جس خطہ پر جو بچہ پیدا ہوتا اُس کی ماں کو اطلاع ہوتی اور جس دن وہ اس لائق ہوتا۔ اُسی دن اُس کے کانوں کی راہ اُس کے دل میں یہ بات ڈال دی جاتی کہ تو مخلوق ہے تیرا ایک خالق ہے اُس نے تجھے جس غرض کے لئے پیدا کیا ہے اُس کو معلوم کرنا اور اُس کو پورا کرنا تیرا فرض ہے۔ یہ سب باتیں تجھ کو قرآنِ مجید سے معلوم ہونگی۔ اس لئے اسکو مضبوطی کے ساتھ اختیار کر۔ مسلمان ہیں چونکہ خود ہی قرآنِ مجید سے محروم اور غافل ہو گئے ہیں۔ اِس لئے

اپنا فرض ادا کرنے سے تو آج یہ قاصر ہیں۔ مگر فطرتاً ہر انسان اس کے لئے مجبور ہے کہ وہ اپنا فرض آپ ادا کرے۔ اسی لئے آیتِ شریف میں بلاواسطہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی ہر انسان کو پکارا اور مخاطب کر کے جو کچھ سنانا تھا سنا دیا۔

پکار کر جو پہلی بات کہی گئی وہ یہ کہ اے لوگو یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے تمہارے لئے نصیحت ہے۔

اس بات سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ انسان کو نصیحت اور نصیحت کرنے والے کی ہر شعبۂ زندگی میں ضرورت ہے اور اگر یہ نہ ہو تو یہ یقیناً غلطیوں کا مرتکب ہوگا۔ اور قدم قدم پر ٹھوکریں کھائے گا۔

مخلوق کا تعلق خالق سے براہِ راست ہے۔ عبد کا تعلق معبود سے بلاواسطہ ہے خدا عالم الغیب ہے اور خالق و مالک اور با اختیار ہے۔ یعنی جس چیز کو چاہے پیدا کرے اس کے تصرفات پر مالکانہ قبضہ رکھنے میں اختیار رکھے۔ اس لئے ایک انسان کے لئے جس نصیحت کی ضرورت تھی اس کا انتظام اس نے خود بخود کر دیا کیونکہ دوسرا یہ کام انجام دے بھی نہیں سکتا تھا۔

ایک عالم ہے کہ سینما اور تھیٹر سے نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ اپنے آپ کو دھوکا دیتا ہے۔ بات تو یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کی خواہشات کا بندہ ہے اس کے پورا کرنے پر مجبور ہے مگر کہتا اس کے برعکس ہے۔

ایک دنیا ہے کہ ناول فسانے اور شاعری کے ذریعہ سے نصیحت کے پھیلانے کی دعویدار ہے۔ اور روحانیت حاصل کرنے کے درپے ہے۔ اخلاقیات کا درس لینا چاہتی ہے مگر کیا کیا جائے کہ کورچشم تاریکی کو روشنی سمجھنے پر مجبور ہے۔ لیکن ٹھوکر کھاتے

توہرگز محفوظ نہیں رہ سکتا۔

انسان کے ظاہر و باطن سنوارنے کے لئے اس کے پیدا کرنے والے خدا نے خود ہی ایک مکمل نصیحت نامہ بھیج دیا۔ اور اب اس کو چھوڑ کر لازم ہے کہ وہ کسی اور طرف نہ بھٹکے۔

قرآن مجید کی بزرگی میں عظمت کے بعد دوسرا وصف شفا مذکور ہوا اس کا بھی وہی حال ہے۔ انسان کے ساتھ لاکھوں قسم کی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ ظاہر و باطن کی بیماریاں بھی ہیں۔ اور جسم و روح کی بیماریاں بھی ہیں۔ اور دینی بیماریاں بھی ہیں اور دنیوی بیماریاں بھی ہیں۔ ان کے لئے دوائیں بھی ہیں اور شفا بھی۔ مگر حقیقی دوا اور حقیقی شفا کا نام قرآن ہے۔

اگر ایک انسان نے قرآن مجید کی طرف رجوع نہیں کیا اور قرآن مجید کے آئینے کو سامنے رکھ کر اپنے عیب و صواب کو نہیں دیکھا اپنے خدوخال کو درست نہیں کیا۔ تو وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

اشیاء میں خواص ہیں اور جڑی بوٹیاں میں اثر ہے اور جسمانی امراض اس کے ذریعہ سے دور ہوتے ہیں۔ مگر وہ امراض جو حقیقت میں امراض ہیں جو روح سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور جسم سے بھی۔ اور جو ایسے تکلیف دہ ہیں۔ جن کا بیان ناممکن ہے اُن کا علاج صرف حکیم مطلق کے نسخے قرآن مجید سے ہی ممکن ہے۔

اخلاقی، انسانی، ملکی، سیاسی، تہذیبی، تمدنی، ہزاروں لاکھوں مرض ایسے ہیں جن کا علاج طبیب و ڈاکٹر کے پاس نہیں۔ یونانی اور انگریزی دواؤں سے ممکن نہیں اور یہ وہ امراض ہیں جو دوسرے بڑے بڑے امراض سے بدرجہا ضرر رساں اور مہلک ہیں ان سے بچنا اور ان سے شفا حاصل کرنا ہو تو قرآن حکیم کو ہی اختیار کرنا ہوگا۔

دنیا ہمیشہ عقل کے اندھوں کی دنیا رہی۔ اور عالم انسانی سدا مریض خانہ بنے رہنے کو پیستہ کرتا رہا اور آج بھی اس کا یہی حال ہے۔ اس کے لئے ایک مثال کافی ہے۔ جسم کی چند بیماریوں کے لئے جو وقتی ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے لاکھوں شفاخانے اور ہزاروں میڈیکل کالج قائم ہیں۔ ہزاروں قسم کی دوائیں طیار ہیں۔ اور بیشمار قسم کے دوسرے سامان مہتیا ہیں۔ مگر اُن امراض کے دور کرنے کے لئے جن کا اوپر بیان ہوا۔ قرآن حکیم کے کالج و اسکول اور دواخانے کہیں قائم نہیں۔

ایک انسان جب کسی ایک مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے تو دیکھو کہ وہ اپنی صحت حاصل کرنے کے لئے کس قدر بیقرار ہو جاتا ہے اور سب کچھ خرچ کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے مگر وہ امراض جو اسکی اصلی تباہی و بربادی کا سبب ہیں اور جن کا ازالہ صرف قرآنِ مجید سے ہی ممکن ہے اُس کے لئے کس قدر کاہل اور کیسا شدید بخیل ہے۔

بہر حال وہ امراض اس لائق ہیں کہ اُن کے دور کرنے کی طرف ہر انسان کو لپکنا چاہیئے جس کو اللہ تعالیٰ نے مرض سمجھ کر قرآنِ مجید کو شفا قرار دیا اور جو دلوں کی بیماریوں کو دور کرنے والا ہے۔

تیسرا وصف ہدایت ہے۔ ہر ذی روح کے سامنے ایک راستہ ایک منزل اور ایک مقصد ہے اور زندگی کے ہر شعبہ میں یہ موجود ہے۔ بادشاہ سے لیکر ایک ادنیٰ گدا تک کو اس جادہ سے گذرنا پڑتا ہے تو ضرور تھا کہ گمراہی و ہدایت میں فرق معلوم ہو جاتا۔ لہٰذا یہ کام جو بہت مہتم بالشان تھا اس کو بھی ہادیِ مطلق نے ہی انجام دیا۔ اور دراصل مدعا کا حاصل ہونا بھی اسی ہدایت پر موقوف تھا۔ لہٰذا اس کو بھی قرآن مجید کے ذریعہ سے پورا کر دیا گیا۔

ایک انسان جب مجبور ہے کہ وہ دنیاوی معاملات میں دنیا کے اندر رہنمائی کا حاجتمند ہے تو وہ کیوں غور نہیں کرتا۔ کہ اِن سب ہدایتوں اور ان سب راہنمائیوں سے بلند ہدایت اور اعلیٰ و انفع کوئی رہنما بھی ہے۔

تعجب کی بات ہے کہ انسان کا اصل مقصد اور اس کی اصل چیزیں جو اس کے پیدا ہونے کی غرض میں داخل میں ۔ اُس کی تلاش اور اُس کے حصول میں انسان کیوں غفلت شعار ہے اور اتنی بڑی فروگزاشت کو وہ کس عقل سے اختیار کر لیتا ہے۔

اس کی عقل سلیم کا تقاضہ تو یہ ہونا چاہیئے کہ وہ متنبہ ہو جائے۔ دل کی آنکھ کو کھولے، ہوش و گوش والا آدمی بن جائے، صراط مستقیم پر چل پڑے، منزل پر پہنچ جانے کے لئے کمر ہمت مضبوط باندھ لے۔ تاکہ شاہد مقصود سے ہمکنار ہو جائے۔

چوتھا وصف رحمت ہے اور یہ اُن قسمت والوں کے حصہ کی چیز ہے جن کو مومن کہا گیا ہے اور یہ نعمت عظمیٰ اُس وقت نصیب ہوتی ہے جبکہ انسان اللہ کی وحدانیت رسول کی رسالت اور قرآن کے منزل من اللہ ہونے پر دل سے یقین کرے۔ اور اسلام اختیار کرے یعنی قرآن کی تعلیمات پر سر تسلیم خم کر دے۔

دوسری آیت شریف میں جو کہا گیا۔ اُس سے دنیا خالی پڑی ہے۔ بلکہ اسلامی دنیا بھی اس پر یقین نہیں رکھتی، اور اس کا واحد سبب یہ ہے کہ یقین دلانے والے مفقود ہو گئے ہیں۔

صاحب قرآن حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے انسانوں کو ایک بہترین سبق دیا جاتا ہے اور ایک اعلیٰ قسم کی تحریص دلائی جاتی ہے کہ قرآن مقدس ایک عجیب نادر تحفہ ہے اور ایک لاجواب نعمت ہے۔ پس اس انعام اور رحمت کی قدر لازم ہے بڑے خوش ہونے کا مقام ہے۔ کہ ناچیز عبد کا معبود برحق سے تعلق قائم کرانے والی چیز

ہاتھ آگئی۔ ورنہ دوسرا اور کوئی وسیلہ نہ تھا کہ قطرہ دریا سے واصل ہوتا ادنیٰ ارفع سے ملتا اور انسان اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرکے کامیاب اور بامراد ہوتا۔

انسان اپنی محدود جدّوجہد سے جو کچھ حاصل کرسکتا ہو اور اپنے وسائل و ذرائع سے جو کچھ کما سکتا ہو۔ اپنے علم اور اپنی پرواز سے پیدا کرکے جمع کرسکتا ہو اُن سب سے بدرجہا بہتر قرآنِ مجید ہے۔

حال یہ ہے کہ جس ملک جس شہر میں نکل جاؤ وہاں ہزاروں قسم کی تعلیم گاہیں ملیں گی کاغذ کے ڈھیر نظر آئیں گے مگر جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے جمع کرنے سے بدرجہا بہتر فرمایا۔ اُس کی انتہائی کمی نظر آئے گی۔

کتب خانے، لائبریریاں، دفاتر، پریس، محکمے، تعلیم گاہیں، تعلیم دینے والے، تعلیم دلانے والے، تعلیم کا بندوبست کرنے والے اور تعلیم حاصل کرنے والے دیکھیں کہ ایک تعلیم قرآنِ مجید کی ہی کمی ہے۔

مندروں میں، کلیساؤں میں، اور مسجد اور خانقاہوں میں جو لوگ عمریں بسر کررہے ہیں وہ سوچیں کہ یہاں قرآن کس حد تک ہے۔

احادیثِ نبوی صلعم

خدا تعالیٰ سے ہمکلامی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا اَذِنَ اللّٰهُ تَعَالیٰ لِشَیْئٍ مَّا اَذِنَ لِنَبِیٍّ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ اَیْ یَجْهَرُ بِهٖ

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کسی چیز کو ایسا کان لگا کر نہیں سُنتا جیسا کہ نبی کہ قرآن کو جبکہ وہ اُس کو نہایت رقت آمیز اور درد انگیز آواز میں پڑھتا ہے۔

مطلب

بیشک اللہ تعالیٰ کے کلام سے بڑھ کر کون سا کلام ہوسکتا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ خود سُننے اس سے انسانوں کو رغبت دلانا مدِ نظر ہے کہ وہ قرآنِ مجید کو کثرت کے ساتھ پڑھا کریں اور قرآن ایسی ہی چیز ہے جس سے آنکھیں بہ اٹھیں، دل تڑپ جائے اور قلوب لرز جائیں۔

سرگوشیاں اور قربت ڈھونڈھنا

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ
وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ

وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰی بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ۔ قَالَ اَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْاٰنَ مِنْهُ بَدَءَ الْاَمْرُ بِهٖ وَ اِلَيْهِ يَرْجِعُ الْحُكْمُ فِيْهِ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خدا کسی چیز کو ایسا کان لگا کر نہیں سنتا جیسا کہ وہ کسی بندے کی قرات کو سنتا ہے۔ جب کہ وہ آدھی رات کے وقت پڑھتا ہے اور نمازی بندے کے سر پر اُس وقت تک نیکیوں کی بارش ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ اپنے مصلّے پر نماز میں رہتا ہے۔ نیز بندوں کو خدا سے کسی چیز کی وجہ سے ایسی قربت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اس کی وجہ سے قربت ہوتی ہے۔ جو اسی خدا سے نکلی ہے ابوالنضر کہتے ہیں کہ اس سے مراد قرآن ہے۔ اسی سے حکم شروع ہوا ہے۔ اور اسی کی طرف واپس آئے گا۔ اس کے راوی ترمذی ہیں۔

رحمت الٰہی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ تَعَالٰی يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِيْمَنْ عِنْدَهٗ اَخْرَجَهُ اَبُوْدَاؤُدَ۔

ترجمہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب چند اشخاص خدا کے گھر میں جمع ہو کر قرآن پڑھتے یا پڑھاتے ہیں تو اُن پر ضرور خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے اور اُن کو رحمتِ الٰہی ڈھانپ لیتی اور فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا تذکرہ اپنے پاس والوں سے فرماتا ہے۔ اس کے راوی ابوداؤد ہیں

قرآن کی تلاوت کرنا گویا صدقہ دینا ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ اَخْرَجَهُ اَصْحَابُ السُّنَنِ۔

ترجمہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قرآن کو زور سے پڑھنے والے کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی ظاہر طور پر خیرات کرتا ہے اور قرآن کو آہستہ پڑھنے والے کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی پوشیدہ طور پر خیرات کرتا ہے سب اصحاب سنن اس کے راوی ہیں۔

سب سے اچھا عمل جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ قَالَ الَّذِيْ يَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ اِلٰى اٰخِرِهٖ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

ترجمہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ کون سا عمل خدا کو بہت پسند ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ سفر ختم کرنے والا اور پھر شروع کرنے والا۔ اُس نے کہا یا رسول اللہ اس کے کیا معنی ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اس سے وہ شخص مراد ہے جو قرآن کو اول سے آخر تک ختم کرکے پھر شروع کرتا ہے اور اسی طرح ہمیشہ ختم کرتا رہتا ہے اور پھر شروع کر دیتا ہے۔

ایسے کا اجر کیسا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَہُ الْقُرْاٰنُ عَنْ مَسْاَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِیَ السَّآئِلِیْنَ اَخْرَجَھُمَا التِّرْمِذِیْ

ترجمہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن خوانی نے اتنی فرصت نہ دی کہ وہ مجھ سے کچھ سوال کرتا تو ایسے شخص کو میں سوال کرنے والوں سے عمدہ اور بڑھ کر دوں گا دونوں حدیثوں کے راوی ترمذی ہیں۔

مطلب

کارسازِ ما بفکر کارِ ما

سرح سی بڑھکر حمیکتا تاج

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِهٖ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُهٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتٍ مِنْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْهِ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٖ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ۔

ترجمہ

حضرت سہل بن معاذ جہنی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے گا۔ اور اُس پر عمل کرے گا۔ تو قیامت کے دن اُس کے ماں باپ کے سر پر ایسا تاج رکھا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی بڑھکر ہوگی۔ اگر وہ چاند دنیا میں کسی کے گھر میں ہوتا تو پھر اُس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جس نے اُس پر عمل کیا ہے۔ ابوداؤد اس کے راوی ہیں۔

فائدہ

جب قرآن مجید کے پڑھنے اور عمل کرنے والے کے والدین کا یہ مرتبہ ہوگا تو خود پڑھنے والے اور عمل کرنے والے کے مرتبہ کا کیا ٹھکانا۔

حافظ قرآن اور عامل قرآن کی شان

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ [illegible]

ترجمہ

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کر لیا اور اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھا (یعنی اس پر عمل کیا) تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اسی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا اور اس کے متعلقین میں سے ایسے دس اشخاص کی نسبت اس کی سفارش قبول فرمائے گا جو دوزخ کے مستوجب ہو چکے ہوں گے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

قرآن پڑھنے والے کا مرتبہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَءْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَتَکَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَؤُھَا اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ۔

ترجمہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے کو (قیامت کے دن) یہ حکم دیا جائے گا کہ تم (حسب عادت) قرآن اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے جاؤ اور چڑھتے جاؤ۔ (یعنی جنت کے مدارج طے کرتے جاؤ) جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ اس لئے کہ تمہارا مقام وہی ہوگا جہاں تم آخری آیت کو ختم کرو گے۔ بخاری اور ترمذی اس کے راوی ہیں۔

فائدہ

قرآن مجید کی تلاوت ترتیل کے ساتھ یعنی ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیئے اور یہ جو بے محابا پڑھنے کا رواج ہے۔ وہ قابلِ اصلاح ٹھہرا۔ بلکہ ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھنا چاہیئے۔

اٹک اٹک کر قرآن پڑھنے والے کو بھی دو اجر

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْنَ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ اَخْرَجَهُ الْخَمْسَةُ اِلَّا النَّسَائِىْ۔

ترجمہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کا ماہر ہے تو وہ ایسے نیک اور بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو سفارت کا عہدہ رکھتے ہیں۔ (جیسے جبرئیل) اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اٹک اٹک جاتا ہے (یعنی پڑھنے میں دقت ہوتی ہے اور اس پر اس کا پڑھنا نہایت شاق ہوتا ہے تو ایسے شخص کے لئے دو ثواب ہیں (بجز نسائی کے پانچوں نے اسکی روایت کی)

مطلب

قرآن مجید کا پڑھنا سب پر لازمی ہے اور اجر سب کو ملتا ہے۔ اٹک اٹک کر پڑھنے والے دو قسم کے ہو سکتے ہیں ایک۔ تو الکن جن کی زبان میں لکنت ہو دوسرے نوآموز اور نومشق چونکہ تلاوت میں ان کو مشقت زیادہ اٹھانی پڑتی ہے اس لئے ایک اجر اس کا اور دوسرا تلاوت کا ان کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

قرآن پڑھنے والے کی مثال

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا طَیِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَۃِ طَعْمُھَا طَیِّبٌ وَّلَا رِیْحَ لَھَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَۃِ طَعْمُھَا مُرٌّ وَّلَا رِیْحَ لَھَا اَخْرَجَہُ الْخَمْسَۃُ ۔

ترجمہ

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن پڑھنے والے مسلمان کی مثال ترنج کی مانند ہے کہ اس کا مزہ بھی ٹھیک ہے اور اس کی بو بھی اچھی ہے (اور ایسے مسلمان کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے کہ اس کا مزہ) تو اچھا ہے مگر بو نہیں ہوتی۔ اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس کی بو تو اچھی ہے مگر اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور ایسے منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا حنظل کی طرح ہے جس کا مزا بھی کڑوا ہے اور جس میں خوشبو بھی نہیں ہوتی۔

قرآن کا سیکھنا اور سکھانا

عَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ اَخْرَجَہُ بُخَارِی وَ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِی

ترجمہ

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں اچھا وہی ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے۔

حاصل مطلب

بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت اور اسلام کا سب سے بڑا کام یہی ہے کہ قرآن سیکھا اور سکھلایا جائے

قرآن کو پیٹ پالنے کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍؓ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَارِئٍ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ يَسْأَلُ النَّاسَ بِهٖ فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِيْءُ اَقْوَامٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَيَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ

ترجمہ

عمران حصین سے روایت ہے کہ وہ ایک قاری کے پاس آئے جو قرآن پڑھ رہا تھا اس کے بعد اس (قاری) نے لوگوں سے سوال کیا تو انھوں (عمران) نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ (یعنی افسوس کا اظہار کیا) اور کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اس کو خدا ہی سے سوال کرنا چاہیے اس لئے کہ چند قومیں ایسی آئیں گی جو قرآن پڑھیں گی اور لوگوں سے سوال کریں گی۔

افسوس

آج کئی صدی سے افسوس ہے کہ مسلمانوں کا یہی حال ہو رہا ہے۔ قرآنِ مجید کی غرض بدل گئی اس لئے وہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا جو مسلمانوں کو ہر طرح کی عزت دینے والا تھا۔ ضرورت ہے کہ وہ پاک نفوس پھر پیدا ہوں جو قرآن مجید کو پھر اس کے صحیح معنوں میں حاصل کریں۔ اور لوگوں تک پہنچائیں۔

قرآن پر ایمان کے کیا معنیٰ ہیں؟

عَنْ صُهَيْبٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اٰمَنَ بِالْقُرْاٰنِ مَنِ اسْتَحَلَّ حَرَامَہٗ اَخْرَجَہُمَا التِّرْمِذِیُّ

ترجمہ

حضرت صُہیبؓ سے روایت ہے کہ جس شخص نے قرآن میں حرام کی ہوئی چیز کو حلال سمجھا وہ گویا قرآن پر ایمان ہی نہیں لایا۔

مطلب

آج یہ بات عام طور پر دیکھی جاتی ہے کہ لوگ قرآن مجید کے کئی کئی پارے کی تلاوت بھی کرتے ہیں۔ تراویح بھی سنتے ہیں۔ اور خود حافظِ قرآن بھی ہوتے ہیں اور حرام کو حرام اور حلال کو حلال نہیں سمجھتے۔ حرام نوکری کرتے ہیں، حرام چیز کی تجارت کرتے ہیں۔ جھوٹے مقدمے لڑتے اور لڑاتے ہیں اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ وہ قرآن مجید کو بے معنیٰ کے پڑھتے ہیں جس سے ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ کیا پڑھا اور کیا سنا۔ جھوٹ یہ بھی ہے کہ۔ قرآن مجید کو جب تک عمل کی نیت سے نہ پڑھا جائے گا یہی حال رہے گا۔

قرآن کے بھلا دینے کی بُرائی

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اِمْرِءٍ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ یَنْسَاہُ اِلَّا لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَجْزَمَ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ دَاؤُدَ۔

ترجمہ

حضرت سعد بن عبادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک ایسا شخص جس نے قرآن پڑھ کر بھلا دیا ہو وہ قیامت کے دن خدا سے جذام کی حالت میں ملے گا۔

مطلب

قرآن کا بھلا دینا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُس نے اس کی پروا نہ کی صحابہؓ کرام رضی اللہ عنہم قرآن مجید کا جس قدر حصہ یاد کرتے تھے عمل کی نیت سے یاد کرتے تھے اور اس وقت تک آگے نہیں بڑھتے تھے جب تک اُس پر عمل نہ کر لیتے تھے۔ جو کچھ انسان سیکھے اُس کو اگر عمل کی نیت سے سیکھے اور دوسروں کو اسی چیز کو سکھلانا شروع کر دے تو اس سے بہتر یاد رکھنے کی کوئی ترکیب نہیں۔

قرآن کا یاد کرنا ضروری ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْ جَوْفِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ کَالْبَیْتِ الْخَرِبِ۔ اَخْرَجَہُ التِّرْمِذِیْ وَصَحَّحَہٗ۔

ترجمہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا شخص جس کے پیٹ میں کچھ بھی قرآن نہیں ہے وہ ایسا ہے جیسے کوئی ویران مکان ہوتا ہے۔ ترمذی اس کے راوی ہیں اور اسکو صحیح تسلیم کیا ہے۔

مطلب

مطلب یہ ہے کہ قرآن کا یاد کرنا بھی ضروری ہے اور یاد رکھنا بھی ضروری ہے قرآن مجید انسانوں کی زندگی کا دستور العمل ہے۔ انسان اور مسلمان بنانے والی کتاب ہے۔ بغیر اس کے بندہ اپنے فرائض سے آگاہ نہیں ہو سکتا۔ اور اپنے آقا سے حقیقی کی خوشنودی حاصل نہیں کر سکتا۔

قرآن کو مضبوط پکڑو

عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ قُلْتُ فَمَا الْمَخْرَجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِيْ غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ

وَهُوَ الَّذِي لَا يَزِيغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ وَهُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِي اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ خُذْهَا اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ترجمہ

حارث اعورؓ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں گیا تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ باتیں بنا رہے ہیں میں حضرت علیؓ کے پاس گیا اور اُن سے اس واقعہ کو بیان کیا وہ کہنے لگے کہ واقعی انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا کہ جی ہاں۔ تو آپ فرمانے لگے کہ دیکھو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ آگاہ ہو جاؤ کہ عنقریب فتنہ و فساد برپا ہوگا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اُس فتنہ و فساد سے بچانے والی کون سی چیز ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن ہے جس میں اگلی اور پچھلی سب چیزیں مندرج ہیں اور موجودہ معاملات جو تم لوگوں کے مابین ہوتے رہتے ہیں اُس کے احکام بھی اس میں موجود ہیں اور قرآن ایک قول فیصل ہے جس میں کوئی ہنسی دل لگی نہیں ہے جو شخص تکبر کر کے اس کو ترک کردے خدا اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور جو شخص غیر قرآن میں ہدایت کا متلاشی ہوگا۔ خدا اس کو گمراہ کر دیگا۔ قرآن خدا تعالیٰ کی ایک مضبوط رسی ہے۔ اور وہ ایک محکم اور پُر حکمت ذکر ہے۔ اور وہ ایک سیدھا راستہ ہے وہ

ایسی شے ہے جس میں ہوا و نفسانی کی وجہ سے کوئی کجی نہیں پیدا ہوسکتی جس میں زبانوں
کا [illegible] حول نہیں ہوسکتا۔ اور جس سے علما کبھی سیر نہیں ہوسکتے۔ اور جو کثرت درس و تدریس
سے پرانا نہیں ہوتا اور اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے اور یہی ایسی شے ہے جس کو
جنات بھی سنکر صبر نہ کرسکے۔ اور یہ سنتے ہی کہہ اٹھے إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا
يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ (ہم نے ایک عجیب قرآن سنا جو بھلائی کی
طرف رہنمائی کرتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے) جو شخص اس کے موافق کوئی بات
کہیگا ضرور سچا ہوگا اور جو شخص اس پر عمل کرے گا ضرور ثواب پائیگا اور جو شخص اس کی
جانب بلایا جائے گا وہ ضرور سیدھے راستہ پر بلایا جائے گا۔ اے اعور اس حدیث کو
یاد رکھ ترمذی اس کے راوی ہیں۔

فائدہ

آج جبکہ مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا ہے۔ مسلمانان عالم پراگندگی کی حالت میں
ہیں۔ فرقوں کی بھرمار ہے۔ بہتر فرقے نہیں بلکہ ہر شخص کا ایک نیا فرقہ ہے اور
عالم اسلام سے گذر کر اگر دوسری قوموں کو دیکھا جائے تو ادھر بھی ضلالت و گمرہی
کے ہزاروں راستے کھلے نظر آئیں گے اور ہر روز ان کے اندر اضافہ ہی ہو رہا ہے۔
وقت کے لئے خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد [illegible]
قبول ہے کہ آگاہ ہو جاؤ کہ عنقریب فتنہ و فساد برپا ہوگا۔ اور [illegible]
والی صرف قرآن ہے۔

اوپر کی حدیث شریف اس معاملہ میں بڑی صاف و واضح ہونے کے علاوہ مکمل
اور تشفی بخش ہے اور پیشگوئی ہونے کی حیثیت سے تو آج حرف بحرف صحیح ہے

جب یہ حال ہے تو مسلمانوں کو پھر کون سی چیز ہر طرف سے آنکھ بند کر کے قرآن مجید کو تھام لینے سے روکنے والی ہے۔

ایک طرف تو عوام سے یہ کہنا چاہئے کہ تم خدا کے واسطے اب بھی قرآن مجید کو مضبوطی کے ساتھ پکڑو۔ اس کو رہنما و مرشد سمجھو اس کے ذریعہ سے اپنی بگڑی کو بناؤ اور ہر امر کے لئے اس کو ایک معیار قرار دو اور بلا امتیاز چاہے تم کسی فرقے کے ہو اپنے اپنے فرقے کے علما اور ان کی تالیف و تصنیف کو اسی معیار پر پرکھنے کی ذہنیت پیدا کرو۔ دوسری طرف ہر فرقے کے علما، مشائخ اور رہنما وغیرہ کو بھی مجبور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ قرآنِ مجید پیش کریں اور اس کے علم و عمل کے عام کرنے کے لئے وقف ہو جائیں۔ دنیائے اسلام کے ہر فرد سے اس بات پر بیعت لیں۔ کہ ان کی زندگی کا واحد مقصد قرآن مجید قرار پائے گا۔

یورپ

مُردوں کو زندہ کرنیوالی کتاب

قرآنِ کریم بے شبہ عربی زبان کی بہترین اور مستند ترین کتاب ہے۔ اور جیسا کہ راسخ الاعتقاد مسلمانوں کا عقیدہ ہے اور خود یہ کتاب انہیں تعلیم دیتی ہے کسی انسان کا قلم ایسی معجزانہ کتاب نہیں لکھ سکتا۔ یہ ایک مستقل معجزہ ہے جو مُردوں کو زندہ کرنے کے معجزے سے بہت بلند پایہ ہے۔ اور تنہا یہ صحیفہ دنیا کو اپنے آسمانی ہونے کا یقین دلانے کے لئے کافی ہے۔ (جارج سیل)

فائدہ

جارج سیل صاحب عیسائی ہیں۔ اور وہ بھی نکتہ چین اور متعصب عیسائی اس لئے دیکھنے کی بات ہے کہ وہ قرآن مقدس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے جو آج قرآن مجید سے غافل ہو گئے ہیں۔ عبرت حاصل کرنے کا مقام ہے۔

قرآن مجید بے شک دائمی زندگی بخشنے والی کتاب ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ ہماری قوم جو آج مردہ ہو گئی ہے۔ وہ قرآن مجید کو اختیار کرے۔ کیونکہ زمین کے اوپر زندوں کو ہی رہنے کا حق ہے اور مردوں کی جگہ ہمیشہ زمین کے نیچے ہے۔

ایک عیسائی نے جو سبق اوپر دیا ہے یہ بھی قرآن مجید کا معجزہ ہے۔ یہ فرض تو مسلمانوں کا تھا جس کو اس نے انجام دیا ہے۔ حیف ہے کہ مسلمان نہ قرآن کو بھول کر خود اپنے کو بھی بھول گئے ہیں۔

مسلمانوں کو عیسائیوں پر فوقیت

اسلام کی آسمانی کتاب قرآن ہے۔ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کے الہامات کا مجموعہ ہے۔ اس میں نہ صرف مذہب اسلام کے اصول و قوانین مندرج ہیں بلکہ اخلاق کی تعلیم، روزمرہ کے کاروبار کے متعلق ہدایات اور قانون بھی ہے۔ اس لحاظ سے مسلمانوں کو عیسائیوں پر فوقیت ہے کہ اسلام کی مذہبی تعلیم اور قانون علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں۔ (ریورنڈ آر میکسویل کنگ)

فائدہ

ایک عیسائی کی زبان سے یہ سُنکر کہ قرآن کی وجہ سے عیسائیت پر اسلام کو فوقیت ہے۔ اُن مسلمانوں کو ذرا غور کرنا چاہیئے جو اسلام پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور قرآن مجید کو کبھی نہیں پڑھتے۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ صرف قرآن ہی ہے جو دین کے ساتھ دنیا کو بھی قائم رکھتا ہے۔

قرآن جس طرح روزمرہ کے کاروبار کے متعلق ہدایات اور قانون ہے اسی طرح وہ اعلیٰ اخلاق کا بھی معلم ہے مگر یہ سب فائدے اُن ہی کے لئے ہیں۔ جو قرآن مجید کو عمل کی نیت سے پڑھیں۔ اس حیثیت سے تو صرف یہی کتاب ہے جو روئے زمین کے ہر متنفس کے لئے زندگی کا دستور العمل ہے۔

قرآن شریف ضرور الہامی کتاب ہے

اکثر کہا جاتا ہے کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ہے۔ اور اس دعویٰ میں جو

وہ سب توریت و انجیل وغیرہ سے لیا گیا ہے مگر میرا ایمان ہے کہ اگر الہامی دنیا میں الہام کوئی شے ہے۔ اور الہام کا وجود مکمل ہے۔ تو قرآن شریف ضرور الہامی کتاب ہے۔ (〃)

قرآن مجید کی عالمگیری

قرآن مذہبی قواعد و احکام ہی کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اس میں اجتماعی (سوشل) احکام بھی ہیں۔ جو نوع انسان کے لئے زندگی کی ہر حالت میں مفید ہیں۔ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ ایک ایسا مجموعہ ہے جس سے تمدن کے قوانین جرائم اور ان کی سزاؤں کے قوانین اور وہ قوانین جن میں دنیا کی مختلف اقوام کے درمیان تعلق کا سلسلہ قائم ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حفظان صحت کے قوانین بھی معلوم ہوتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اس نظام کو جس کا دائرہ وسیع دنیا کی تمام قوموں کے درمیان پھیلانا چاہتے تھے بلکہ انکو مجبور کرنا چاہتے تھے کہ وہ اس نظام کو قبول کریں۔ پس اُن کا مقصد اعظم یہ تھا کہ مسلمانوں کو مادی ترقی کا بلند ترین درجہ حاصل ہو۔ اس لحاظ سے مسلمانوں کے قومی اتفاق کا مسئلہ جو آج کل یورپ میں زیر بحث ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ مذہب اسلام کی بنیاد اسی اصول پر رکھی گئی ہے اور اس کی غرض ہی یہ ہے کہ دنیا کی مختلف قومیں اسلام کے علم کے نیچے جمع ہوں۔ مسلمانوں کے اتفاق کا مسئلہ سلافی اور جرمن اقوام کے خیالات سے بالکل مختلف ہے اور دونوں کی ایک غرض نہیں ہے۔ (موسیو اوجین جل فل فرانسیسی مستشرق)

فائدہ

حقیقت میں مسلم قوم کی زندگی کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ روئے زمین پر اللہ کے اس آخری پیغام کو پہنچانے کے لئے وقف ہو۔ اور قرآن کا مصرف بھی یہی ہے اور وہ حقدار بھی اسی کا ہے کہ خدا کے ایک ایک بندے سے اُس کی تعمیل کرائی جائے۔

قرآن عالم اسلامی کا ایک مشترکہ قانون ہے

قرآن عالم اسلامی کا ایک مشترکہ قانون ہے۔ یہ معاشری۔ ملکی۔ تجارتی۔ فوجی۔ عدالتی اور تعزیری معاملات پر حاوی ہے۔ لیکن بااین ہمہ ایک مذہبی ضابطہ ہے۔ اس نے ہر چیز کو باقاعدہ بنایا ہے۔ مذہبی رسوم سے لیکر حیات روزمرہ کے افعال روحانی نجات سے جسمانی صحت اجتماعی حقوق انفرادی حقوق شرافت سے دنائت اور دنیوی سزا سے لیکر اخروی عقوبت تک تمام امور کو سلک ضابطہ میں منسلک کر دیا ہے۔ (ڈیون پورٹ)

فائدہ

عالم اسلامی کے مشترکہ قانون کا پہلا فائدہ یہ ہونا چاہئے کہ عالم اسلام کو ایک سلسلہ میں منسلک کر دے۔ اخوتِ اسلامی کا زندہ اور شاندار مظاہرہ پیدا کرے۔ چونکہ قرآن مجید پر آج ان کا عمل باقی نہیں رہا ہے۔ اس لئے ایک دوسرے سے بے پرواہ ہے اور اس لئے مسلمانوں پر ظلم ڈھانے کا ظالموں کو اکثر موقع مل جاتا ہے۔

قرآن مجید نے دین اور دنیا دونوں کو جس طرح ساتھ ساتھ رکھا ہے اُس کا عمل باقی نہیں رہا ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں تو سب کچھ ہے مگر مسلمان اس سے محروم ہیں اور اس وقت تک یہی حال باقی رہیگا۔ جب تک قرآنی ذہنیت نہ پیدا کی جائے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

جب تم ایک دفعہ قرآن کریم کو بغور پڑھ چکو تو اُس کی خصوصیتیں منکشف ہونے لگتی ہیں
یہ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کی پہلی خصوصیت اس کی اصلیت میں مضمر ہے۔ یعنی اس حقیقت
میں کہ وہ حقیقی معنوں میں ایک کتاب ہے۔ اور یہ وہ خوبی ہے جو ایک کتاب کے لئے جو
واقع میں کتاب کہلانے کی مستحق ہے۔ موجود ہونی چاہئے۔ دوسرے اوصاف اسی خوبی سے
پیدا ہوتے ہیں۔ بلکہ سچ ہے کہ اگر کوئی خوبی پیدا ہو سکتی ہے۔ تو اسی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ (گوئٹے)

قرآن کا احسان دنیا پر

یہ ایک کھلی ہوئی صاف اور واضح بات ہے کہ اسلام حقیقت میں ایک طرح کا اجتماعی
(سوشل ریلیجن) ہے جس کو دنیا کی ⅔ حصۂ آبادی دین حق تسلیم کرتی ہے۔ اور گویا دنیا کی
ہستی اس مذہب کی بقا ہستی پر منحصر ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ اس عاقلانہ مذہب کے
قانون قرآن کریم میں وہ سارے فوائد و مصالح موجود ہیں۔ جن سے زمانہ حال کا تمدن
بنا ہے اور جو گویا اسلام ہی کے امتزاج عناصر کا نتیجہ ہے۔ اس حیرت انگیز سائنٹفک
مذہب اسلام نے دنیا کی عمرانی ترقی کے لئے ہر قسم کے بنیادی وسائل و ذرائع یورپ کو
بہم پہنچائے ہیں۔ گو ہم میں کوئی شخص بھی اُس کی فضیلت کا اعتراف نہ کرے اور اُس کا
رہین منت نہ ہو۔ مگر امر واقع یہی ہے۔ (میوسیو گاسٹن کار)

شریفانہ احساسات

قرآن شریف کی فرمیت اور اُس کے ارکان اساسیہ کی سب سے بڑی خصوصیت
یہ ہے کہ وہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں سچے اور شریفانہ احساسات اور کریمانہ اخلاق کی

تعلیم دی گئی ہے۔" (ایڈورڈ اینڈ پیر یکو ڈس)

بلند خیالات

قرآن میں نہایت بلند، مفید اور پُر از اخلاص خیالات مندرج ہیں۔ (داشنگٹن اِرونگ)

قرآن اور بائیبل

قرآن کا قانون بے شبہ بائیبل کے قانون سے زیادہ موثر ثابت ہوا ہے۔

(ڈین سٹینلی)

عیسائی اور قرآن

عیسائی بھی اس کو پڑھتے اور تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ (بشپ الورد)

قرآن کا بےنظیر ہونا

یہی قانون ایک تاجدار سے لیکر ادنیٰ ترین افراد رعایا تک کو حاوی ہے۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جو ایک معقول ترین علم فقہ پر مشتمل ہے جس کی نظیر اس سے پیشتر دنیا پیش نہیں کر سکی۔ (اڈمنڈ برک)

قرآن بنی نوع انسان کیلئے

بے شبہ قرآن کریم نے عربوں کی جو خدمت انجام دی ہے۔ اس کو جیسا کہ چاہئے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس امر نے کہ قادر مطلق نے اپنا پیغام بنی نوع انسان کو انہی کی زبان میں بھیجا۔ اُن میں برتری و سلطنت کا احساس پیدا کر دیا۔ اور یہ بات کسی نبی و

بہت سی عظیم الشان قوموں کی ترقی کا باعث ہوئی ہے۔ (ڈی۔ ایس۔ مارگولیتھ)

قرآن مجید ہر زمانہ کے لئے قابل عمل ہے

جتنا بھی ہم اس کتاب (قرآن) کو الٹ پلٹ کر دیکھیں۔ اسی قدر پہلے مطالعہ میں اس کی نامرغوبی نئے نئے پہلوؤں سے اپنا رنگ جماتی ہے۔ لیکن فوراً ہمیں مسخر کر لیتی۔ متحیر بنا دیتی اور آخر میں ہم سے تعظیم کرا کے چھوڑتی ہے۔ اس کا طرز بیان باعتبار اس کے مضامین و اغراض کے عفیف، عالیشان اور تہدید آمیز ہے اور جا بجا اس کے مضامین سخن کی نہایت رفعت تک پہنچ جاتے ہیں۔ غرض یہ کتاب ہر زمانہ میں اپنا پُر زور اثر دکھاتی رہے گی (مسٹر ڈول)

قرآن اور ژند واوستا

میں جوں جوں قرآن پر غور کرتا۔ اور اس کے مفہوم و معانی کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں میرے دل میں اس کی قدر و منزلت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ لیکن ژند و اوستا کا مطالعہ بجز ایسی حالتوں کے کہ اس کو علم الادیان یا تحقیق لسانی یا اسی قسم کے دیگر اغراض

فرحت آمیز تحیر

جس قدر ہم اس کتاب کے قریب پہنچتے ہیں۔ یعنی اس پر زیادہ غور کرتے ہیں وہ اسی قدر دور کھنچتی جاتی ہے۔ یعنی زیادہ اعلیٰ معلوم ہوتی ہے۔ وہ بتدریج فریفتہ کرتی ہے۔ فرحت آمیز تحیر میں ڈال دیتی ہے اور آخر کار اپنا احترام کرا کے چھوڑتی ہے۔ اس طرح یہ کتاب تمام زمانوں میں ہمیشہ زبردست اثر ڈالتی ہے۔ (گوئٹے)

شیدائیانِ قرآن

توریت۔ زبور۔ انجیل۔ اور وید وغیرہ تمام چیزیں پڑھ کر دیکھ لیں۔ قرآنِ شریف ہی قابلِ قبول اور اطمینانِ قلب کی کتاب نظر آئی۔

اگر سچ پوچھو تو سچی اور ایمان کی کتاب جس کی تلاوت سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے قرآن شریف ہی ہے۔ (بابا نانک صاحبؒ)

حقوق اللہ و حقوق العباد

وہ قوانین جو قرآن میں درج ہیں اور جو پیغمبر اسلام صلعم نے سکھائے صرف وہی اخلاقی قوانین کا کام بھی دے سکتے ہیں آپ اس سے کسی طرح انکار نہیں کر سکتے۔ کہ یہی ایک قانون ہے جس پر ہر ملک و ملت کے وہ باشندے عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ جو انسانی بھلائی اور انسانی ترقی کے ذریعہ خدا کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ صرف اسی میں مذہب کے دونوں رکن یعنی حقوق اللہ و حقوق العباد کو کامل طور پر مواصلت دی گئی ہے اس بات کا اقرار نہ صرف مسلمانوں نے کیا۔ اُن عیسائیوں اور یہودیوں نے بھی کیا ہے جنھوں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ (مسٹر محمد پکتھال)

نامورانِ اسلام

ہم اسلام کے سچے پرستار ہیں اور ہماری قلب میں اسلامی تعلیمات کا احترام جاگزیں ہی اور اسکے ثبوت کیلئے صرف یہ کافی ہی کہ ہم پر اعتراض کرنے والے اسلام کی خاطر کبھی میدان میں نہیں نکلے اور ہمنے اسلام کی آن کیلئے مسلسل جہاد کیا ہی۔ اب اگر اسلام کیلئے کوئی نازک وقت آ جائے تو یہ اعتراض کرنے والے مع اپنی بہادر ستاں کے اپنی حجروں میں جا چھپیں گے اور ہم تینوں کے سایہ میں اسلام کی حمایت کرینگے میں اب یہ حقیقت واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہماری عین حیات اسلام پر فدا ہی اور اسلام ہماری عزیز ترین متاع ہی لیکن وہ اسلام نہیں جو ملاؤں کے پاس ہی بلکہ وہ اسلام جو قرآن مجید میں موجود ہے۔ ان یہودی صفت ملاؤں کے پاس چند فتاویٰ مراسم چند ریاکاری کے مظاہرے اور شکم پروری کے سوا اور کچھ نہیں۔ اور ہمارے نزدیک اسلام نام ہی خدا کی آواز پیغمبر کے تعلیمات کا ہے۔

عورت کو اپنی رضا اور رغبت کے مطابق نکاح کا [illegible] ہر مجلس [illegible] ارکان قرآن و حدیث سے واقف ہیں [illegible]

بچوں کی تفسیر

قرآن مجید کی تعلیم کا نیا طریقہ

اگر مسلمان اپنی آئندہ بہتری کے خواہاں ہیں تو اُن کا فرض ہے کہ اپنی آنیوالی نسل کی حالت کو بہتر بنادیں
میں مسلمانانِ عالم سے کہونگا کہ خدارا وہ اپنی اپنی اولاد کو وہ چیز دیدیں جس کا نام قرآن ہے۔ وہ اس کو کائنات
کی دولت سمجھیں وہ اس کو خدائی طاقت خیال کریں اور وہ اس کو دین و دنیا کی بادشاہت تصور کریں
قرآن مجید اصل دین ہے۔ قرآن مجید اتحادِ عالم کا حامی ہے۔ قرآن مجید پستی سے
اٹھاکر ترقی کے بام پر بٹھادینے کا ضامن ہے۔

قرآن مجید زندگی ہے۔ قرآن مجید آبحیات ہے۔ قرآن مجید خدا کا آخری پیغام ہے
اس لیے عموماً ہر انسان کی اور خصوصاً ہر مسلمان کی زندگی کا دستور العمل ہے۔

آفتابِ قرآن نے طلوع ہوکر صحرائے عرب کے ذرّہ ذرّہ کو روشن کردیا تھا اور تاریخ شاہد ہے کہ
دنیا کی بدترین قوم کو اعلیٰ ترین بنا دیا تھا پس آج بھی جبتک قرآن کا چراغ دوبارہ روشن نہ ہوگا تاریکی دور نہ ہوگی
مسلمانوں نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے اس لیے ان کو خدا نے چھوڑ دیا ہے اور پھر یہ
جبتک قرآن مجید کو اختیار نہیں کرتے آسمانی تائید حاصل نہیں ہوتی۔

میں کتب کے تاجروں سے والدین سے ہر ذی ثروت افراد سے اور قوم کی ہر مخیر ہستی سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس
قسم کی تفسیر کو یکمشت بطور ہدیہ کے لیکر ہر گھر ہر مدرسہ ہر مسجد اور ملک کے ہر گوشہ میں پہنچا دیں۔

یہ پارہ عمّ کی تفسیر ہے۔ بچوں کیلئے لکھی گئی ہے۔ مگر نوجوان اور بوڑھوں کے فائدے
کی بھی ہے اس میں قرآن مجید کی تعلیم کا نیا طریقہ بتایا گیا ہے جس سے چار یا پانچ برس کے بچے
اور بچیاں بھی قرآن مجید کو معنی و مطلب کے ساتھ یاد کرسکینگے۔ اس میں روزے نماز حج زکواۃ اور قربانی
وغیرہ کے ارکان اور مسائل بھی بیان کردیئے گئے ہیں جو اس قسم کی دوسری کتابوں سے بے نیاز کردیتی ہیں
بچوں کی تفسیر تقریباً دوسو صفحات پر مشتمل ہے اور مجلد ہے اسکا ہدیہ ایک روپیہ ہے۔ یہ اس لائق ہے کہ ہر مسلمان کے ہاتھ میں
میری التجا ہے کہ خدائے بزرگ و برتر بچوں کی تفسیر کو قبولِ عام عطا فرما اور مسلمانوں کی آئندہ نسل عامل قرآن
ہوکر روئے زمین پر حکومتِ الٰہی عبدیتِ الٰہی اور محبتِ الٰہی کا دور دورہ کرے۔ آمین۔ ابو محمد مصلح